جناب تسلیم احمد ایم۔اے

مرزا محمود اور برطانوی سامراج

مرزا غلام احمد قادیانی کے فرزند مرزا بشیر الدین محمود قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ تھے۔ ۱۹۱۴ء میں آپ نے قادیان کی گدی سنبھالی۔ آپ کا دورِ خلافت (۱۹۱۴ء تا ۱۹۶۵ء) قادیانی تاریخ کا ایک اہم باب ہے۔ اس تمام عرصے میں آپ نے قادیانی فرقے کے سربراہ ہونے کی حیثیت میں برطانوی سامراج کی بھرپور سیاسی خدمت کی۔ جنگِ عظیم اول، ہوم رول تحریک، تحریکِ ہجرت اور تحریکِ خلافت میں آپ نے شرمناک سیاسی کارروائیاں کیں۔ حریت پسندانہ تحریکوں کو کچلا اور اپنے مریدوں کو سامراجی طاقتوں کی حاشیہ برداری کر کے مادی فوائد حاصل کرنے کا درس دیا۔

۱۹۲۷ء میں ہندوستان میں سائمن کمیشن آیا تاکہ کوئی آئینی فارمولا تیار کرے۔ کانگرس اور جناح لیگ نے اس کا بائیکاٹ کیا۔ لیکن شفیع لیگ نے اس سے تعاون کیا۔ قادیانیوں نے اپنے میمورنڈم کمیشن کے اراکین کو پیش کیے۔ اسی سال قائداعظم نے اپنے چودہ نکات وضع کیے جو ۲۰ مارچ ۲۷ء کو دہلی اجلاس میں منظور ہو گئے۔ مولانا محمد علیؒ نے انہیں خاص طور پر پسند کیا۔ ان میں مخلوط انتخابات کو مشروط طور پر تسلیم کیا گیا تھا۔ اس مقام پر قادیانی مؤرخ دوست محمد شاہد کی تاریخی بددیانتی کی وضاحت ضروری ہے۔ انہوں نے تاریخ احمدیت میں لکھا ہے کہ:

"قائداعظم کے چودہ نکات قراردادِ دہلی کے بعد مرتب ہوئے اور وہ قرارداد مرزا محمود کے نہرو رپورٹ کے تبصرے پر مبنی تھی"

اس ضمن میں انہوں نے عبدالمجید سالک اور محمد مرزا دہلوی کی کتب سے اقتباس نقل کیے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ نکات پہلے سے مرتب شدہ تھے اور سری نواس آئینگر نے انہیں آل انڈیا کانگرس کمیٹی اور کانگرس کی مجلس عاملہ سے منظور کرا لیا تھا۔ مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ دسمبر ۱۹۲۸ء

میں مسٹر چھاگلا نے کہا ۔

"ہمارے وفد کو چاہیئے کہ نہرو رپورٹ کے نکات پر کافی غور و خوض کرے اور یہ سوچ لے کہ گزشتہ سال (دسمبر ۱۹۲۷ء) میں ہم نے جو مطالبات (جناح کے چودہ نکات) پیش کئے تھے ان میں شامل کیے گئے ہیں یا نہیں "۔ ؎

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قادیانی مؤرخ نے مرزا محمود کو بلاوجہ کریڈٹ دینے کی مذموم کوشش کی ہے ۔ سائمن کمیشن کی تحقیقات جاری تھیں کہ مسٹر برکن ہیڈ سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا نے ایک بیان میں کہا کہ :-

"ہندوستان اس درجہ انتشار کا شکار ہے کہ وہ ایک دستور اساسی بھی نہیں بنا سکتا "

اس چیلنج کے جواب میں نہرو کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے سربراہ موتی لال نہرو تھے ۔ کمیٹی نے جو رپورٹ پیش کی اسے نہرو رپورٹ کہا جاتا ہے ۔ اس رپورٹ پر مسلمانوں نے کڑی تنقید کی ۔ ایک تبصرہ مرزا محمود نے لکھا جس سے آپ کے سیاسی افکار کا پتہ چلتا ہے ۔ اس تبصرے میں آپ نے برطانوی سامراج کے مستقبل کے عزائم اور قادیانی جماعت کی سامراج کے غلبہ و استحکام کے لیے کوششوں کا ذکر کیا ہے ۔ آپ فرماتے ہیں :-

"ہندوستان کی حکومت کا منزلِ مقصود ڈومینین سلف گورنمنٹ رکھا گیا ہے اور میرے نزدیک یہی صحیح راہ ہے بعض لوگ تو اسے درمیانی راہ سمجھتے ہیں اور اس وقت کے لحاظ سے ضروری خیال کرتے ہیں ۔ میرا اپنا خیال ہے کہ اپنی ذات میں بھی یہ طریق حکومت بہترین ہے اور خصوصاً مسلمانوں کے لیے اس وقت نہ تو انگریز اس امر کو سمجھ رہے ہیں اور نہ ہندوستان اس امر کو سمجھتا ہے کہ برطانیہ کا مستقبل ایشیا اور خصوصاً اسلام سے وابستہ ہے لیکن زمانہ مستقبل ان شاء اللہ اس امر کو ثابت کر دے گا کہ حقیقت یہی ہے ۔ انگلستان صدیوں کی عادت سے مجبور ہو کر اس امر کا اقرار کر سکے یا نہ کر سکے ۔ حق یہی ہے کہ اس کی گرفت یورپ پر کمزور ہو چکی ہے ۔ اس کا دبدبہ اب وہ نہیں جو پہلے تھا ۔ اس کی جگہ آج ریاست ہائے متحدہ نے لے

؎ حیات محمد علی جناح ۔ رئیس احمد جعفری ص ۱۶۲

لی ہے جس طرح کئی صدیاں پہلے انگلستان کی پالیسی تھی کہ یورپ کے معاملات میں دخل نہیں دینا۔ اسی طرح آج امریکہ کی بھی حالت ہے مگر جس طرح انگلستان کو حالات سے مجبور ہوکر اس پالیسی کو بدلنا پڑا۔ اسی طرح ریاست ہائے متحدہ کو بھی بدلنا پڑے گا اور اس تبدیلی کے ساتھ ہی اس کی طاقت کا احساس بیرونی طاقتوں کو زیادہ ہونے لگے گا۔ اور انگلستان مجبور ہوگا کہ اپنی پوزیشن کے قیام کے لیے اور حلیف تلاش کرے بلکہ یوں کہو کہ اور حلیف تراشے اور اس وقت سوائے ایشیا کے اور خصوصاً اسلام کے ساتھ اتحاد کے بغیر انگلستان اپنا سر اقوام عالم میں اونچا نہیں رکھ سکے گا .... بہرحال انگلستان کا مستقبل ایشیا سے وابستہ ہے اور اس صورت میں یقیناً ایشیا کی ترقی میں انگلستان ایک بڑی مدد ثابت ہوگا اور اس کا نیا نقطہ نگاہ اس کے موجودہ رویے کو بالکل بدل دے گا۔ پس نہ صرف وقتی تدبیر کے طور پر بلکہ ایک مستقل تدبیر کے طور پر انگلستان کے ساتھ اتحاد ہندوستان کے لیے اور خصوصاً مسلمانوں کے لیے مفید ہے اور انہیں موجودہ حالات کی بجائے ان تغیرات پر زیادہ نگاہ رکھنی چاہیئے جو اس وقت پیدا ہو رہے ہیں اور جن کا اثر مستقبل میں ایسے طور پر ظاہر ہونے والا ہے کہ وہ موجودہ حالات کو بالکل بدل ڈالیگا"[1]

اس اقتباس سے مرزا محمود کے سیاسی عزائم کا پتہ چلتا ہے۔ آپ نے برطانوی سامراج کو مشورہ دیا کہ وہ ایشیا میں اپنی نوآبادیات پر سیاسی گرفت مضبوط کرے اور محض اس لیے مسلمانوں کا حلیف بنے کہ مستقبل میں اس کی سیاسی بالادستی کے لیے ایسا ضروری ہے۔ دوسرے لفظوں میں وہ حلیف قادیانی ہی ہو سکتے ہیں جو اس کے مقاصد کی تکمیل کر سکتے ہیں۔ مرزا محمود نے تقریباً نصف صدی قبل برطانیہ کو جو سیاسی مشورہ دیا وہ دراصل ان کی مستقبل کی اپنی پالیسی تھی۔ ۱۹۲۰ء سے تقسیم ہند تک اور اس کے بعد کے حالات پر نگاہ ڈالی جائے تو صاف دکھائی دیتا ہے کہ قادیانی ایشیا میں برطانوی استعمار کے قدم جمانے کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے اور یہی وہ میگنا کارٹا تھا جو مرزا محمود نے جماعت کی ترقی اور سامراج کے استحکام کے لیے پیش کیا۔

بقیہ بر ص ۳۲

---

[1] نہرو رپورٹ پر تبصرہ ــــــ مرزا بشیرالدین محمود، اسلامیہ سٹیم پریس لاہور ۱۹۲۸ء، ص ۱۰۱